

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چھیا لیس وال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 08 دسمبر 2017ء بروز جمعۃ المبارک بہ طلاق 19 ربیع الاول 1438 ہجری۔

| نمبر شمار | مندرجات  | صفہ نمبر |
|-----------|--|----------|
| 1         | تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔  | 03       |
| 2         | دعاۓ مغفرت۔  | 04       |
| 3         | رخصت کی درخواستیں۔   | 04       |
| 4         | minorities caucus کے بارے میں تحریک مجاہب: محترمہ انتیا عرفان، رکن اسمبلی۔ | 12       |
| 5         | مشترکہ مذمتی قرارداد مجاہب: مولانا عبدالواسع، رکن اسمبلی۔                  | 14       |

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

## ایوان کے افسران

جناب رحمت اللہ بختگ ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب عبد الرحمن ----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہواني ----- چیف رپورٹر



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 08 دسمبر 2017ء، بروز جمعۃ المبارک بہ طابق 19 ربیع الاول 1438 ہجری، بوقت شام 05 بجھر 20 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راجلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكُفَّارِ أُولَيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ طَ اُتْرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا اللَّهَ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا حَفَظَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلُ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا حَفَظَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ الَّذِينَ تَبَوَّا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ طَ وَسَوْفَ يُؤْتَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا حَفَظَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُ الْمُؤْمِنُونَ طَ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلَيْهِمْ بِعَدَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَأَمْنَتُمْ طَ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلَيْهِمْ

﴿ پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء ایات نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۶ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ ہاؤ کافروں کو اپنار فتن مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا لیا چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ کا الزام صرخ۔ بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تو اُنکے واسطے کوئی مددگار۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور مضبوط کپڑا اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے سو وہ ہے ایمان والوں کے ساتھ اور جلد دے گا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب کیا کرے گا اللہ تم کو عذاب کر کے اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہے سب کچھ جانے والا۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا إِلَيْلَغٍ۔

- میڈم اسپیکر:** جزاک اللہ۔ سُمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ وقفہ سوالات۔ جی نصراللہ زیرے صاحب۔  
**جناب نصراللہ خان زیرے:** لیاقت آغا کا بیٹا انتقال کر گیا ہے، اُسکے لئے فاتح خوانی کی جائے۔  
**مفتی گلاب خان کا کڑ:** میرے حلقوں کے مزدور جن کو ہر نائی میں شہید کرنے گئے، اُنکے لئے بھی فاتح خوانی کی جائے۔  
**میڈم اسپیکر:** جی۔

(اس مرحلہ میں دعائے مغفرت کی گئی)

- میڈم اسپیکر:** چونکہ کابینہ کی میٹنگ جاری ہے اور منظر زوہاں ہیں تو میں یہ سوالات، جب تک وہ آتے ہیں تو میں اُس وقت تک یہ سوالات رکھ دوں گی۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔ محترمہ شاہدہ روف صاحبہ! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس۔ نوٹس بھی میرے خیال میں شاہدہ روف صاحبہ! چونکہ ابھی تک منظر نہیں ہیں، تو اُنکے آنے پر یہ دونوں رکھ لیتے ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

- جناب رحمت اللہ تک (سیکرٹری اسمبلی):** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

- میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

- سیکرٹری اسمبلی:** حاجی عبدالمالک کا کڑ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

- میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

- سیکرٹری اسمبلی:** میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

- میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

- سیکرٹری اسمبلی:** میر جان محمد خان جمالی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

- میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

- سیکرٹری اسمبلی:** جناب گھنٹام داس صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

- میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مولوی معاذ اللہ صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ وہ تجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

میں صرف اس بل پر ایک بات کر دوں۔ پھر آپ دونوں کو موقع دوں گی۔ یہ مولانا محمد خان شیرانی صاحب کا، میں الاقوامی اسلامی یونیورسٹی برائے سائنس و تکنالوجی کوئٹہ مسودہ قانون 2016ء (مصدرہ قانون 03 مصروف 2016ء) کا پیش کیا جانا۔ اس پر میں ایوان کے نوٹس میں لے آتی ہوں چونکہ مذکورہ بل پر بلوچستان گورنمنٹ روپر آف بنس 2012ء کے تحت صوبائی کیبنٹ کی منظوری درکار ہے۔ جبکہ مکملہ تعلیم نے مذکورہ بل بغیر صوبائی کیبنٹ کی رضامندی کے اسمبلی کو بھیجا ہے۔ لہذا مذکورہ بل کا ایوان میں تعارف صوبائی کابینہ کی منظوری آنے کے بعد کیا جائیگا۔ اسلئے یہ بل منظوری کے بعد دوبارہ اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔ جی زمرک خان اچکزئی! تو آج کے اجنبیز سے اسکو واپس ہم ڈیپارٹمنٹ کو تھیج رہے ہیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** مدتی قرارداد آرہی ہے 5 منٹ میں۔ پندرہ منٹ میں نے نکلنا ہیں۔ تو آپ سے request ہے میں دو ضروری باتیں ہیں انکو ذرا point out کرتا ہوں۔ اُس میں ہمارا ایجوکیشن کے حوالے سے ایک اشتہار آیا ہوا ہے، جس میں 17 گریڈ کے جو ٹیچرز ہیں، یہ پھر رہ ہیں، ان کو appoint کرنے کی انبہوں نے اب ایک طریقہ کاراپنا یا ہوا ہے۔ اُس کیلئے میں نے ایک توجہ دلا و نوٹس بھی جمع کیا ہوا ہے، تو شاید میں نہ ہوں، وہ توجہ دلا و نوٹس آیا تو اس سے بہتر ہے کہ وہ میرے خیال سے 15 تاریخ کو ان کے انترو یو زی شروع کر رہے ہیں۔ تو اس سے پہلے میں صرف ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں یہ 17 گریڈ کی پوسٹیں ہیں اور بغیر پیلک سروس کمیشن کے انکو appoint کرنا یہ بالکل قانون اور رولرکی خلاف ورزی ہے، اور نہ آئیں کوئی طریقہ کار ہے کہ اس طرح کر لیں۔ ایجوکیشن منسٹر ہیں نہیں ورنہ میں انکو بتاتا کہ آپ کس روپر کے تحت 17 گریڈ کے ایڈیاک ہیں، temporary ہیں، کس طریقے سے انکو appoint کر رہے ہیں؟ ہمیں یہ خدشہ ہے میں تو خود اس کا اپنا اظہار کر سکتا ہوں، یہ تو ہمارے اپوزیشن والے شاید، ہمارے ٹریئزری پنچر میں بھی شاید کوئی ایسے ممبر ہوں کہ اپنے من پسند لوگوں کو appoint کرے گے، اور پھر کچھ عرصہ کے بعد سفارش کریں گے کہ انکو مستقل کیا جائے۔ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے۔ میں آپکے توسط سے یہ request کرتا ہوں میڈم! آپ سے اور اس ہاؤس سے بھی request کرتا ہوں کہ جو طریقہ کار پیلک سروس کے through میرٹ پر ہوتا ہے اسی طریقے سے انکو fill کیا جائے۔ اور فی الحال آپ اس انترو یو زی کو جو 15 تاریخ کو ہورہا ہے، جب بھی ہو رہا ہے، ان کو کوایں آپ اپنی رولنگ دے دیں۔ یہ آپ منسٹر صاحب کو یا چیف منسٹر صاحب کو اعتماد میں لے لیں کہ اس طریقے سے نہیں ہوتا۔ اس پر ہم احتجاج بھی کریں گے اور ہر فورم تک جائیں گے کہ اس طرح کی appointments کم از کم نہ ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** آپ کے اس پوائنٹ پر میں اپنی بات کہہ دوں۔ کہ جیسے ہی زیارت وال صاحب آتے ہیں، اگر آپ جا بھی رہے ہیں ہم پچھے ہی اس کو، ان کے نوٹس میں لے آؤں گی۔

**انجینئر زمرک خان اچنزا:** مولانا عبدالواسع صاحب اور سردار عبدالرحمن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میری جگہ یہ ان کو fight کریں گے۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچنزا:** اور ہماری لیویز کی جو پوٹھیں ہیں، ضلع قلعہ عبداللہ میں اُنکے بھی انٹرویو ز شروع ہیں۔ وہ بھی ہمارے ڈی سی، ٹھیک ہے ڈی سی ہمارے اچھے اور honest آدمی ہیں لیکن ہمارے پیٹکل دباؤ میں آکے، مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ وہ بھی سفارش کے through ساری پوٹھیں fill کیا جائے۔ ہمیں کوئی ایسی تسلی یا کوئی ایسی گارنٹی دی جائے کہ میرٹ کو پامال نہیں کیا جائیگا۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ کمشنز اور ڈپٹی کمشنز اجھے ہیں، لیکن یہ ہے کہ پہلے بھی اسی طرح ہوا ہے اور میرٹ کو پامال کرتے ہیں، اور اپنے من پسند لوگوں کو appoint کرتے ہیں تو اسکی ہم مخالفت کرتے ہیں اور اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں یا ہوم ڈیپارٹمنٹ سے یا غیر جانبدار لوگ ہوں، جن سے اُنکے انٹرویو ز کرو کے اور میرٹ پر انکو appoint کریں۔ ادھر بھی ایف سی اور آرمی والوں کو بھاکے میرٹ پر کیا جائے ہمیں میرٹ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن ایسی لوکل کمیٹی سے یہ بالکل نہیں ہو سکتا۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے، جی سردار صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** آپ کی اجازت سے۔ کل یا آج جو بہت بڑا واقعہ ہوا ہے۔ بلوچستان کے 32 اضلاع میں سے ایک ضلع میں شدید ژالہ باری ہوئی ہے۔ اور ایک ایک گولہ جو 169 ملین اُسکو kg کہہ لیں کہہ لیں۔ وہاں بر سایا گیا ہے۔ میں اُس کی detail پڑھوں گا میڈم اسپیکر! اور اس پر میں اپنا احتجاج بھی ریکارڈ کراؤں گا۔ میڈم اسپیکر! آج کے اخبارات میں ٹینڈر ز آئے ہیں 122 ڈیم۔ 1 ارب 66 کروڑ 26 لاکھ روپے کے۔ ایک حلقتے میں، ایک ضلع میں، انکی ژالہ باری ہوئی ہے۔ اور ٹوٹل توہہ اچنزا ایریا ہے۔ تو میں اس ایوان سے گزارش کروں گا کہ اسکو drought پروگرام میں لے آئیں، آفت زدہ علاقہ قرار دیں کیونکہ باقی 31 اضلاع بہت خوشحال ہیں۔ میڈم اسپیکر! یہ 122 ڈیم ہیں۔ یہ ٹوٹل کے ٹوٹل یہ میں اسکو property of the house بناؤں گا۔ توہہ اچنزا یہ پی بی 13 چمن کا ایک آدھ پی بی 11 میں بھی آیا ہوا ہے۔ جرگہ ایریا، 10 ڈیم۔ اغبر گئی ایریا، 6 ڈیم۔ دو بندی، 12 ڈیم۔ اغبر گئی 14 ڈیم۔ اسپنگن گئی 14 ڈیم۔ تو پیانہ ز رہ بند، 16 ڈیم۔ کدنی، 13 ڈیم۔ خزر کچھ، 12 ڈیم۔ سُر پیش فرنٹی 13 ڈیم۔ حسیانہ، 12 ڈیم۔ یہ 122 ڈیم ایک حلقتے میں۔ اس میں حوالہ نہیں دیا گیا ہے کہ یہ صوبائی بجٹ سے ہیں یا مرکز نے دیئے ہیں۔ جہاں سے دیئے ہیں۔ یا ای یکیشن ڈیپارٹمنٹ نے

ٹینڈر جاری کئے ہیں۔ PEMRA روز کو پیچھے رکھا ہے آج 8 تاریخ ہے، 20 تاریخ کو اسکے ٹینڈر کال کئے ہیں جبکہ باقیوں کلیئے ایک مہینے کا PEMRA اکرتی ہے۔ جہاں پر کیمرے ہیں، میں اپنا احتجاج ریکارڈ کراہا ہوں چاہے یہ صوبائی حکومت کا ہے یا مرکزی، اس میں کوئی حوالہ نہیں ہے کسی پی ایس ڈی پی کا میڈم اسپیکر! ہمارے لوگ drought سے مر گئے ہیں۔ چار چار میل سے پانی لیکر عورتیں ڈر پدر ہیں ہماری، چھ چھ مہینے سال سال کے چھوٹے کھڈے ہیں ان میں کتنے بھی پانی پی رہے ہیں بھیڑ یئے بھی اور انسان بھی۔ سب سے highest threat کو ہلو اور بارکھان کا پھٹاٹس کا ہے۔ اور ہمارے ساتھ یہ discriminations ہو رہی ہیں۔ لہذا میڈم اسپیکر! میں وہاں بیٹھ کے اپنا احتجاج ریکارڈ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ میں معزز رکن اسمبلی سردار عبدالرحمٰن کھیڑان احتجاج کر کے اپنی کرسی سے اٹھ کر نیچے زمین پر بیٹھ گئے)

**انجینئر زمرک خان اچنڈی:** میڈم اسپیکر! یہ جو سردار صاحب نے فرمایا یہ بالکل حقیقت ہے اور یہ area میں جانتا ہوں، میں اُسی district سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور یہ اس طرح بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ 122 ڈیز جس area کو دیے گئے ہیں ایک ہی تحصیل ہے۔ اریکیشن منٹر نہیں ہیں آپ انکو کال کریں اُنکے سیکرٹری کو کال کریں۔ اُن سے پوچھیں کہ یہ کس procedure کے تحت کس بنیاد پر آپ نے ایک ہی تحصیل کو دیے ہیں وہ حلقة تو چھوڑ دیں۔ ایک ہی تحصیل میں 122 ڈیم کس طرح آسکتے ہیں حقیقت میں میرا بھی احتجاج ہے اور میں بھی سردار صاحب کے ساتھ اس میں شامل ہوں بلکہ ہماری total اپوزیشن مولانا صاحب بیٹھے ہیں شاید اسی میں شامل ہونگے، کہ یہ احتجاج ہمارا حق ہے اور یہ بالکل برابری کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے۔ شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** حکومتی ارکین کے وزراء کے آنے کے بعد پھر ہم اس پربات کریں گے۔ ٹھیک ہے۔ جی مفتی گلاب صاحب!

**مفتی محمد گلاب خان کا کڑ:** میڈم اسپیکر! میرے حلقوں میں ایک ڈیم تھا۔ میں تقریباً چار دفعہ ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا تھا کہ باقاعدہ طور پر لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ پینے کا پانی نہیں مل رہا ہے لیکن باغات تو خشک ہو چکے ہیں۔ بارک والا کاخاڑ ڈیم میں نے انکو بتایا تاکہ ساڑھے چھ کروڑ روپے میں یہ ڈیم مکمل ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں گھر آباد ہوتے ہیں۔ اُنکی معیشت کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے پینے کے پانی کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے۔ لیکن اُس نے میری کوئی بات نہیں سنی۔ تین میں سے مسلسل میں سی ایم صاحب کے پیچھے پڑا ہوں لیکن اُسکے لیے کچھ نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان لوگوں کو آپکے پاس بھی لے کر آسکتا ہوں۔ لیکن اُس نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اب ایک تحصیل میں 122 ڈیم کھ سکتے ہیں تو ہمارے پورے ضلع میں ایک ڈیم نہیں دے سکتے ہیں۔ تو سب سے زیادتی ہیں۔ ٹووب ڈویشن میں ہے ہمارے ہاں پانچ ڈیم نہیں دیے گئے لیکن یہاں ایک تحصیل میں 122 ڈیم اُس نے کس بنیاد پر رکھے ہیں؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ووٹر ز خرید رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اُس کا ضمیر خرید رہے ہیں۔ اُس کو ہرندی میں وہاں ڈیم کی کیسے

ضرورت پڑ گئی؟ اتنے زیادہ ڈیموں کی ایک ہی تحریک میں اتنی زیادہ تعداد میں ضرورت کیسے پڑی؟ ہمیں تو اس بات پر تعجب ہے اور جیرا گئی ہے۔ کدھر ہے وہ نیب، کدھر ہے وہ اینٹی کرپشن والے ادارے۔ پوچھ لیں اور اسکی تحقیق کر لیں۔  
میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی مولانا واسع صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اسپیکر! میں point of order پر ہوں۔ میڈم! ہم نے آپ سے پہلے بھی request کی ہے کہ اجلاس کو قواعد و انضباط کار کے متعلق چلا کر جائے۔ ابھی جو ہو رہا ہے شاید یہ سب کچھ قواعد کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اگر آپ قواعد پڑھ لیں تو چونکہ جو اینڈا ہمارے سامنے ہے اگر اس پر آپ آجائیں۔ اگر یہ اس قسم کا فوری مسئلہ ہے تو وہ تحریک التوا لے کر آتے۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ اتنا ضروری مسئلہ تھا تو وہ تحریک التوا لے آتے۔ نہ وہ کوئی تحریک التوا لے ہیں نہ کچھ کیا ہے۔ انہوں نے درمیان سے اٹھ کر کے یہ ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔

میڈم اسپیکر: نصراللہ زیرے صاحب! The Member can point out any point! وہ rules میں کہیں ایسا نہیں لکھا کہ وہ کسی timing کے مطابق کریں گے۔ آپ please rules اسمبلی یا اسپیکر کو نہیں بتائیں کہ کیسے چلانا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ توجہ دلاؤ نوٹس آپ کس لیے رکھ رہی ہیں؟ اس میں کیا فرق ہے؟  
میڈم اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس اور دوسری چیزیں ہیں۔ public importance بھی ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: تحریک التوا کے کیا معنی ہیں؟  
میڈم اسپیکر: نصراللہ زیرے صاحب! آپ please اپنی نشست پڑھیں۔ You can not address or direction to the Speaker, please. آپ پچاس دفعہ خود public importance پر کھڑے ہو چکے ہیں۔ آپ مجھے نہیں بتائیں کہ قواعد و انضباط کار کیا ہیں؟ مجھے پتہ ہے کہ کیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں please۔ ہر مرکب حق ہے کہ وہ اپنی بات لائے، اُس کے بعد جواب دینا آپ کا حق ہے۔

مولانا عبدالواسع (قادہ حزب اختلاف): point of order  
میڈم اسپیکر: جی مولانا صاحب!

قادہ حزب اختلاف: میڈم! جو سردار صاحب نے جس بات کی نشاندہی کی یا جس کی طرف توجہ دلائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکا یہ ایک پہلو نہیں ہے کہ انہوں نے کیوں ڈیم وہاں بنائے ہیں؟ وہ بھی شاید بلوچستان کا علاقہ ہے اور ہمارے بلوچستان کا ایک حصہ ہے۔ لیکن میڈم اسپیکر صاحب! المیہ یہ ہے کہ موجود حکومت کی جو کرپشن کا ایک ریکارڈ ہے، سرزی میں پر کوئی چیز پانچ سال میں نظر نہیں آ رہی ہے۔ اور اس قسم کے umbrella، ایک سوچبیس ڈیم ایک 1-IPC اور ایک ٹینڈر اور ایک مخصوص

علاقہ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف یہ کہ ایک پورے بلوچستان کے علاقے کی حق تلفی اگر ہوئی ہے تو چلو ہم درگز رکرتے ہیں۔ لیکن اسیں میرا یقین ہے کہ یہ سارا خورد برد ہو جاتے ہیں۔ ان ڈیموں کے نام پر پہلے بھی اس حکومت میں کافی کرپشن ہوئی ہے۔ اور ابھی یہ بھی کرپشن کی نذر ہو جائیں گے۔ اگر اس طرح lump-sum مبہم قسم کے ٹینڈر ہوتے ہیں، اربوں روپے ایک ساتھ ٹینڈر ہوتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ خدشہ یہ ہے کہ بلوچستان جیسے کہ تاریخی ایک کرپٹ حکومت ہے اور تمام ادارے اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں اور وہ کھل کے کہتے ہیں کہ اس حکومت سے کبھی کرپٹ حکومت نہیں آتی ہے۔ لیکن اب جیسے کہ منقتوں گلاب صاحب نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ کدھر ہے پیرو؟۔ کدھر ہے ان کے ادارے کدھر ہے نیب کدھر ہے؟ وہ اپنی کرپٹ کدھر ہے کہ پہلے بھی انہوں نے پانچ سال دیکھ لیے اور سارے ریکارڈ اُنکے پاس موجود ہیں کہ ان ڈیموں کے نام ان چیک ڈیموں کے نام اس حوالے سے جو کرپشن ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے ہم اس ڈیم کو بے شک ہمیں اگر یہ اڑامات مل جاتے ہیں پھر خرچ کرنے میں میرے بلوچستان کے اندر کوئی اس پر نہیں ہے کیوں کہ ہر ایک علاقہ اور ہر ایک انسان، وہ بلوچستان کا ایک حصہ ہے۔ لیکن یہ خالصتاً کرپشن کے لیے ہیں۔ اور ابھی اس آخر وقت میں کہ اسمبلی اور حکومتوں کے جو چھ مہینے ہوں یا نہ ہوں لیکن اس دوران 126 اس طرح مبہم قسم کے ٹینڈر یہ بلوچستان کے پیئے خود برد ہونے کا خدشہ ہے۔ میڈم صاحبہ! آپ رولنگ دے دیں یہ بلوچستان کا پیسہ ہے۔ کم از کم قانون کے دائرے کے اندر تو لاٹیں۔ ایک طریقہ کار کے مطابق تو لاٹیں۔ اس ہاؤس کو مطمئن کر دیں 126 ارب روپے جب آپ خرچ کرتے ہیں اور آپ کاریکارڈ پہلے بھی ہمارے سامنے موجود ہے تو ہم اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ اور آپ خدارا! اس ٹینڈر کے لیے رولنگ دے دیں کہ cnacel کیا جائے۔ اس کے لیے وہی حکومتی کمیٹی بنائیں۔ اپوزیشن کو تو چھوڑ دیں، حکومت کام کرتی ہے تو حکومتی کمیٹی بنائیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی حکومتی کمیٹی روپرٹ دیگی کہ خالصتاً خورد برد کے لیے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے آپکا point آگیا مولانا صاحب! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ آپ ابھی wait کر لیں ہمارے ممبر زوجنیں آئے ہیں یک طرفہ بات نہ کریں نا۔ جب ہمارے منسٹر آجائیں آپ کو جواب دے دیں گے کہ کیا ہے۔ جی ہاں۔ ڈاکٹر صاحب! حکومت کی طرف سے کوئی point اگر۔

**قاائد حزب اختلاف:** یہ کرپشن کی نذر ہو جاتے ہیں اور یہ جیبوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک علاقہ، ایک حلقة، مخصوص شخص یہ کام کرتے ہیں۔ تو اس حوالے سے ہم اگر اسکی شفافیت کی ضمانت ہو گئی اور حکومتی کمیٹی اس کا جائزہ لے، پھر ہم کسی علاقے پر کیوں کہ بلوچستان کے کسی بھی حصے میں اگر ترقی ہوتی ہے تو وہ میرے گھر کی ترقی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** مولانا صاحب! آپ کا point آگیا، thank you. جی ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر عبدالمالک بلوج صاحب!

گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو جواب دیں گے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** شکریہ میڈم! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دو قابل احترام سردار صاحب اور زمرک خان نے دو ایشور سامنے لائے ہیں ایک regarding the appointment of the 17th and others SST and Lecturares. میں اپوزیشن نے اپنا جمہوری ریکارڈ، وہ ہمارے لیے انہائی قابل احترام ہیں۔ اور دوسرا ذیل کی۔ میں اپوزیشن نے اپنا جمہوری ریکارڈ، وہ ہمارے لیے انہائی قابل احترام ہیں۔ وہ ریکارڈ ہو گیا ہے۔ وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ جائیں چیف منٹر صاحب، منٹر پی ایئڈڈی، منٹر ایجوکیشن آئیں گے، ان تمام چیزوں کی ڈیلیز ان کو زیادہ بہتر دینے گے۔ تو میری اپوزیشن سے request ہے کہ وہ بیٹھ جائیں تاکہ جو ذمہ دار ہیں انکو، ہم بھی ذمہ دار ہیں، شاید ہمیں ان چیزوں کا صحیح معنوں میں پتہ نہیں ہیں۔ Whether this a federal PSDP or a provincial PSDP or a special funds from some where. تیری گزارش یہ ہے۔

**میڈم اسپیکر:** سردار صاحب! ڈاکٹر صاحب کی بڑی اچھی تجویز ہے، آپ please تشریف رکھیں۔ اب معزز اراکین سے میری request ہے چونکہ ہمارے جو ممبر ہیں، وہ کینٹ مینگ میں مصروف ہیں۔ تو اس لیے ابھی جو public interest please کے جو بھی وہ ہیں، چونکہ وہ جواب دینا ہے۔ آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے ہیں وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ تو آپ please اس کا سکے بعد raise کریں گا۔

**میڈم اسپیکر:** قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں ترمیم کا پیش کیا جانا۔ ڈاکٹر صاحب! میں یہ پڑھ لوں، پھر آپ کو موقع دوں گی۔ مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان چونکہ نہیں ہیں۔ برائے قانون و پارلیمانی امور چونکہ نہیں ہیں، تو ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب Ex-CM جو ہیں، وہ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں ترمیم کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** شکریہ میڈم! میں ڈاکٹر عبدالمالک، رکن صوبائی اسمبلی، قواعد و انصباط کار طریقہ کار کی ترمیم کی بابت ترمیم، بلوچستان صوبائی اسمبلی پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں ترمیم کی بابت ترمیمی مسودہ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 تحت متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

**محترمہ شاہدہ رووف:** میڈم اسپیکر! amendment rules of business کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** ہم نے amendment نہیں کی۔ یہ پیش ہوئی ہے ابھی یہ کمیٹی کے سپرد کی جائے گی۔ ابھی آپ اس پر بحث نہیں کر سکتی ہیں۔

**محترمہ شاہدہ رووف:** بحث نہیں، کیونکہ میں نے اس کو نکالا ہے، آپکے rules of procedure جو ہیں۔ مجھے

پتے نہیں ہے کہ آپ کس کمیٹی کے سپر داس کو کر رہی ہیں؟

**میڈم اسپیکر:** rules of procedure کی متعلقہ کمیٹی وہی ہوتی ہے نا۔

**محترمہ شاہدہ روزف:** میں اس میں شاید نہ ہوں، لیکن ایک rule ہے جو اسکے اندر آیا ہے۔ 232 A gender and number.

**میڈم اسپیکر:** شاہدہ صاحبہ! جب پیش ہو جاتا ہے، اُسکے بعد آپ اُس پر بات نہیں کر سکتی۔ آپ اس کو لکھ کے جو بھی ہو گا آپ کی رائے محترم ہو گی۔ آپ اسکو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

**محترمہ شاہدہ روزف:** نہیں نہیں، میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ جنہوں نے یہ پیش کیا ہے at least ہمیں یہاں واضح تو کر دیں نا۔ یہ 232 A Gender and number ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آپ کو واضح نہیں کر سکتے نا، جب یہ پیش ہو جاتا ہے تو اُسکے بعد آپ کمیٹی میں اپنی تمام رائے اُدھر، اگر آپ چاہیں گی، میں آپ کو اس کا ممبر بھی بنادوں گی۔

**محترمہ شاہدہ روزف:** اسپیکر صاحبہ! میں صرف آپ سے یہ request کر رہی ہوں آپ میری بہت محترم ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** اذان ہو رہی ہے please

(اذان، خاموشی)

**میڈم اسپیکر:** جی شاہدہ صاحبہ۔

**محترمہ شاہدہ روزف:** میں یہ عرض کر رہی تھی کہ اس کمیٹی کی اگر میں ممبر نہیں ہوں تو at least members ہیں اُن تک یہ چیز پہنچ جائے۔ After rule 232, a new rule 232-A کی گئی ہے amendment کی اسی کمیٹی کے، اسکے اندر page number کی اسیبلی کے، rules of business book یہ shall be added۔ 67 rule پر 232 دیا ہوا ہے، اگر آپ کے پاس ہیں میڈم اسپیکر! یہ، اگر آپ کہتی ہیں، تو میں اسکو پڑھ لیتی ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** جی پڑھیں، please!

**محترمہ شاہدہ روزف:**

232. If there be no Speaker at the time of the dissolution of the Assembly, or if the Speaker continuing after the dissolution of the Assembly under clause (8) of Article 53 read with Article 127 of the

Constitution resigns or dies or is otherwise absent, the Secretary shall take such actions, till the election of the Speaker, as are necessary for the running of the day-to-day affairs of the Assembly, the convening of the first meeting of the Assembly after general election and for the conduct of business of the Assembly. یا آپ کا rule 232 میری سمجھ سے باہر ہے کہ اگر کوئی مجھے آئیں گا میڈ کر دے کے A 232 جس کو آپ amend کر رہے ہیں gender number میں، اُس میں جو آپ کو A clause اور B clause انہوں نے ڈالی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

- (a) Words importing the masculine gender shall be taken to include females; and
- (b) Words in the singular shall include the plural, and words in the plural shall include the singular.

اگر آپ اس کو kindly تھوڑا سا مجھے define کر دیں؟  
 میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ شاہدہ صاحبہ! آپ کا point آگیا۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب rules of ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: میری گزارش ہے شاہدہ بی بی سے یہاں جو ہے نال کم از کم میں نہیں ہوں business میں، کیونکہ وہ موجود نہیں تھا، اس لیے میں نے پیش کیا۔ جو بھی آپ کے observations کمیٹی میں یہ جا رہا ہے۔ آپ اس میں انکودے دیں۔ اور وہ amicably اُس کو دیکھ لیں گے۔  
 میڈم اسپیکر: جی۔ میں آپ سے یہی کہہ رہی ہوں کہ آپ ممبر سمجھا کریں، یہ بڑا important ہوتا ہے۔ آپ کی رائے ہمارے لیے بڑی قابل احترام ہے۔ اور یقیناً اُس کا ایک اچھا input ہوگا۔ تو وہ جب کمیٹی بیٹھے گی تو آپ ضرور اس میں اپنا input دے دیجئے گا۔ ٹھیک ہے۔  
 محترمہ انتیا عرفان صاحبہ، رُکن بلوچستان صوبائی اسمبلی!، اقلیتی minorities caucus کی بابت تحریک پیش کریں۔  
 محترمہ انتیا عرفان میں قواد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ 180 کے تحت ذیل تحریک پیش کرتی ہوں کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی ملک کی اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت، تحفظ، ان کے مذہبی مقامات کا تحفظ حکومت وقت کی اہم ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور مملکت اقلیتوں کے بارے میں ضروری قوانین وضع کرتی ہے۔ تاکہ انکے حقوق کا مکمل تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ کوئی اسمبلی اور دیگر صوبائی اسمبلیوں میں minority caucus کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے جبکہ بلوچستان

صوبائی اسمبلی میں اقلیتی caucus کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا ہے۔ لہذا میری ایوان سے گزارش ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں minority caucus کا قیام عمل میں لا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے تحت، میں آپ سے پوچھتی ہوں کہ آیا اقلیتی caucus کی بابت تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ اقلیتی caucus کا قیام عمل میں لا جاتا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) میں اس پر، صرف ایک منت please کا کس کا میں آپ کو بتا دوں کیونکہ ہمارے تین ممبرز ہیں اس میں، تو جناب ولیم جان برکت صاحب، محترمہ انتیا عرفان صاحب، اور جناب گھنٹام دس اس کے ممبرز ہوں گے۔ اور کاس اپنے چیئرمین اور چیئر پرسن کا انتخاب خود عمل میں لائے گی۔ اور اسمبلی سیکرٹریت کو آگاہ کرے گی تاکہ با قاعدہ اعلامیہ جاری کیا جاسکے۔ جی شاہدہ صاحبہ! آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

**محترمہ شاہدہ روف:** شکریہ اپنے کیروں صاحبہ۔ جس طرح ہم minority caucus بنائے ہیں۔ اس ہال میں اس floor پر اس سے پہلے کئی دفعہ discuss کیا جا چکا ہے۔ ہماری طرف سے بھی، حکومتی بخوبی طرف سے بھی یہ بڑے زور و شور سے آپ سے request کی گئی ہے کہ تمام صوبوں کے اندر ایجوکیشن کمیشن اور ہیلتھ کمیشن بھی بن چکے ہیں۔ اگر آپ اس کو اپنے notice میں لے آئیں۔ اور اس کے اوپر جو لوگ بھی کام کر رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے اس کو فوری طور پر۔ آج اگر ایک چیز پہپہ پر لکھنے سے ہم اس کو منظور کر لیتے ہیں۔ یہ بن جاتا ہے تو مجھے سمجھنیں آتی کہ ہم آج تک ہیلتھ اور ایجوکیشن کمیشن کیوں نہیں بناسکے؟

**میڈم اسپیکر:** جی، جی، It is very valid point۔

**محترمہ شاہدہ روف:** اس میں اپنی شلی آپ کی favour درکار ہے کہ آپ اسکو speed-up کریں۔ جتنا time رہ گیا ہے تاکہ آپ اس میں at least ڈیپارٹمنٹس کی وجہ کیش اور ہیلتھ یہ دو ڈیپارٹمنٹس ہیں جن پر بڑی تیزی سے جنگی بنیادوں پر کام کرنا ضروری ہے۔ شکریہ۔

**میڈم اسپیکر:** جی۔ مجید اچکزئی! اس پر با قاعدہ قرارداد لائچے ہیں اور وہ منظور بھی ہو چکی ہے اس اسمبلی سے۔ سیکرٹری صاحب! آپ دونوں ڈیپارٹمنٹس کو خط لکھیں، بلکہ اسکے ساتھ ساتھ آپ وہیں ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب کو بھی خط لکھیں کہ جو بھی یہاں سے چیزیں پاس ہوتی ہیں اُن پر عملدرآمد کو یقین بنایا جائے۔ اور جلد از جلد یہ کمیشنر جو ہیں، concerned ministers نہیں ہیں۔ ورنہ انہی کے توسط سے جاتا۔ تو آپ اس پر فوری طور پر لکھیں تاکہ وہیں کمیشن جو ہے، پرانی کمیشن کا باقاعدہ یہاں سے بل پاس ہو چکا ہے۔ اُسکی بھی implementation ضروری ہے۔ غیر سرکاری قراردادیں۔ مولانا عبدالواسع صاحب قائد حزب اختلاف، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، سردار عبدالرحمن

کھتیر ان صاحب، مولوی معاذ اللہ موسی خیل صاحب، مفتی گلاب خان صاحب، جناب خلیل الرحمن دمڑ صاحب، حاجی عبد الملک کا کڑ صاحب، محترمہ حسن پانو صاحبہ، اور محترمہ شاہدہ روف صاحبہ، ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ مدتی قرارداد پیش کریں۔

**مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ مشترکہ مدتی قرارداد۔ ہرگاہ کہ امریکہ کے اپنے سفارتخانے کو قتل ایبیب سے یہ شلم منتقل کرنے اور یہ شلم کو اسرائیلی دارالحکومت قرار دینے پر یہ ایوان شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اور اس ایوان کی رائے ہے کہ امریکہ کا یہ قدم تمام امت مسلمہ کے مفاد کے سراسر برخلاف ہے۔ امت مسلمہ، القدس شریف یعنی بیت المقدس جو کہ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، اسکی حرمت کی پاسداری کا عزم کئے ہوئے ہیں امریکہ کے اس قدم سے تمام امت مسلمہ میں تشویش و بے یقینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مسلمانوں کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا گیا ہے۔ پاکستانی عوام اس وقت اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور اس بات کا عزم کرتے ہیں کہ ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے کوئی کسر نہیں اٹھا کریں گے۔ یہ ایوان عالمی برادری سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کے اس منصوبہ کو پایہ تیکیل تک نہ پہنچانے دیں اس سے نہ صرف دنیا کا امن تباہ ہو گا بلکہ اور میں المذاہب تفرقة جنم لیں گے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ اس معاملہ پر امت مسلمہ میں بیکھتی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس معاملہ کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے اور امن پسند ملکوں کی حمایت حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنے کو یقینی بنائے۔

**میڈم اسپیکر:** مشترکہ مدتی قرارداد پیش ہوئی، کیا محکمین میں سے کوئی ایک اپنی اس مشترکہ قرارداد کی وضاحت فرمائیں گے؟ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! ایک زخم خورده قوم جو کہ زخمی ہے ایک ملت ہے۔ اور اس کو بار بار زخمی کیا جا رہا ہے۔ اور بار بار ان پر ایک آفت مسلط کی جا رہی ہے۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! اس کے پس پر دہ اور اس کے پُشت پر کہ مسلمانوں کے خلاف ایک مہم کے طور پر مسلمانوں کی تباہی کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ یہ بہت طویل داستان ہے اُن کی۔ لیکن میڈم اسپیکر صاحبہ! آج اگر ان حالات کو دیکھا جائے کہ پوری امت مسلمہ کے اندر جو خوزیزی ہے، جو قتل ہے جو تباہی ہے جو بر بادی ہے لیکن ایک طرف ہمیں قتل کیا جا رہا ہے ایک طرف ہمیں تباہ کیا جا رہا ہے ایک طرف ہمارے پورے ملک اور ہماری املاک کو جلایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اس کی ساری سرز اور سارے الیبہ ہمارے اوپر گرا کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ دہشتگردی ہیں اور دہشتگردی امت مسلمہ کے اندر ہے۔ لیکن میڈم اسپیکر صاحبہ! اس طرح کی صورت حال نہیں ہے۔ بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ نہ مسلمان دہشتگرد ہیں نہ امت مسلمہ کے اندر کوئی دہشتگرد ہے اور یہ خون خراہ اور نہ یہ قتل و غارت گری یہ ان کا اپنا پیدا کردہ

ہیں۔ بلکہ یہ سارے حالات امت مسلمہ پر مسلط کیے گئے ہیں۔ لیکن ایک منصوبہ اور ایک عیاری کے تحت۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! پہلے زیادہ دور نہیں جاؤں گا۔ لیکن میں ان موجودہ حالات میں یہ 9 سے 10 سالوں میں پوری امت مسلمہ کے اندر عراق، شام، لبنان، یمن، افغانستان، برما جہاں جہاں بھی مسلمانوں کے اوپر جو ظلم مسلط کیا گیا ہے۔ لیکن یہاں پر سے مسلط ہے اور ہمیں یہی بتایا جا رہا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ لیکن جب وہ ماحول پیدا کرتے ہیں اور حالات وہ پیدا کرتے ہیں اور ان کو promote کیا جا رہا ہے۔ ان پر سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ تو پھر ہمارے اوپر سارے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! ابھی آپ کو معلوم ہے کہ پوری دنیا کے میڈیا کالم نگار، تجزیہ کار، تاریخ دان سب اور وہاں امریکہ کا خود اپنے لوگ اپنے اداروں کے ریٹائرڈ لوگ کہتے ہیں کہ ولڈر ٹریسٹر کا واقعہ اور 9/11 کا واقعہ تھا وہ نہ کوئی جہاز آیا ہے اور اگر آیا ہے تو بھی یہ کوئی بھی مسلمان اس میں ملوث نہیں ہے۔ یہ سارا امریکہ اور امریکی حکومت کی اپنی منصوبہ بندی تھی۔ اور وہ منصوبہ یہی تھا کہ اس کی آڑ میں امت مسلمہ پر وہ جارحانہ انداز اور وہاں ان کو تباہ کرنے کے لیے انہوں نے ایک بہانے کے طور پر، انہوں نے ایک ہتھیار کے طور پر انہوں نے استعمال کر دیا۔ اور پھر جو اپنے مقابلے کے طور پر لوگ کھڑا کر دیتے ہیں ان کو بھی promote کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی ان کے لوگ ہوتے ہیں وہ مقابلے میں بھی لوگ پیدا کرتے ہیں اپنے طور پر بھی وہ آجاتے ہیں اور درمیان میں امت مسلمہ، مسلمان قوم اور وہاں کے infrastructure سب تباہ ہوتا جا رہا ہے۔ تو میڈم اسپیکر صاحبہ! اس طرح جب 11/9 کے بعد انہوں نے دنیا کے اندر پیدا کر دیا امریکہ گورنمنٹ نے لیکن اب رفتہ رفتہ مسلمانوں کے اندر بھی شعور آگیا۔ دنیا کو بھی سمجھ آگیا کہ بھتی نہ کوئی دھماکہ ہے نہ کوئی ڈشٹرڈی ہے یہ سب امریکہ کا پیدا کردہ بلکہ ان کے خود وزیر خارجہ ہلری کلنٹن تھی تو انہوں خود اس بات کا اعتراف کر لیا دنیا کے سامنے آگیا۔ کہ یہ داعش ہمارے پیدا کردہ ہے فلاں تنظیم ہماری پیدا کردہ ہے فلاں کے لیے ہم کام کرتے ہیں۔ ہم ان کے لیے مواد اور وسائل پیدا کرتے ہیں لیکن وہ ساتھ ساتھ ہی اقرار کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر ہاتھ ڈالنے کے لئے امت مسلمہ کو تباہ کرنے کے لئے ہم نے یہ اقدام کیا ہے۔ ہذا میڈم اسپیکر صاحبہ! جب ان کے سارے ڈرامے سامنے آگئے۔ وہاں امریکہ کے عوام نے بھی سمجھ لیا، یورپ کے عوام نے بھی سمجھ لیا مغرب بھی سمجھ گیا مسلمان بھی سمجھ گئے۔ رفتہ رفتہ اس ڈشٹرڈی کے پنجے کمزور ہو رہے ہیں وہ پیچھے جا رہا ہے۔ اب وہاں امریکی صدر ٹرمپ نے ایک نیا تنازعہ فیصلہ کر کے اور ایسا تنازعہ اعلان کر دیا نہ صرف مسلمان بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام انسانیات اس پر پریشان بھی ہے بلکہ میں مشکور ہوں۔ ہم بحیثیت قوم بحیثیت مذہب، ہم مسلمان کسی بھی مذہب سے کسی بھی قوم سے نفرت نہیں کرتے لیکن ان کے کارناموں سے ان کے کردار سے ہمیں نفرت ہے ان کا جو کردار اور روش ہے ان سے نفرت ہے۔ ہذا میں مشکور ہوں کہ اوابامانے کل جو statement دیا جو پرانے کا نفرس کیا جو امریکہ کا سابقہ صدر ہے۔ انہوں نے خود ٹرمپ کے بارے میں یہ کہا کہ انہوں نے ہٹلری کی یاد تازہ کر دی۔ انہوں نے لاکھوں کروڑوں لوگوں کو موت کے منہ

میں دیدیا۔ لہذا انہوں نے خود اس پر تقدیر کرنا شروع کر دی۔ میں سمجھتا ہوں ہر انسان اگر اس قسم کی دہشت گردی بلکہ آج ہم ایک واضح اعلان کرتے ہیں۔ دہشتگردی تمام کے تمام امریکی حکومتی اداروں کی طرف سے امریکی حکومت کی طرف سے ہے وہاں اُن پر بھی دہشتگردی ہوتی ہے تو ان کی طرف سے ہے اگر ہمارے عوام اور امت مسلمہ پر دہشتگردی ہوتی ہے تو ان کی طرف سے ہے اور ہمارے اوپر مسلط کیا گیا۔ لہذا اُس دہشتگردی کو نیارخ دینے کے لیے اُس خون خرابہ اور اُس جنگ کو نیارخ دینے کے لیے انہوں نے ایسا نتازہ اعلان کیا۔ کہ پوری دنیا اقوام متحده تمام ادارے اس بات پر سروکر بیٹھے تھے کہ فلسطین کا مسئلہ ہم کس طرح حل کریں گے۔ اسرائیل کا تسلط، جر، ظلم جو مسلمانوں پر کر رہے ہیں۔ اس کو ہم کس طرح آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے دور کرتے ہیں۔ اور اس مسئلے کو حل کرتے ہیں۔ اس پر اقوام متحده اور تمام اقوام عالم اسلام اور کام بھی اس پر جاری تھا۔ ہر حکومت کی یہی کوشش تھی۔ ہر ادارہ کی یہ کوشش تھی۔ مسلمانوں کی یہی آواز تھی کہ اسرائیل کے ہاتھ روک دیں، اُن پر جو مظالم ہو رہے ہیں اُن کا دفاع کیا جائے۔ معاملہ اس پر جمل رہا تھا لیکن اچانک صدر ٹرمپ نے جو اعلان کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ 9/11 ڈرامہ تھا وہ پرانا ہو گیا۔ وہ لوگ سمجھ گئے اب انہوں نے ایک نیا نتازع کھڑا کر دیا۔ تاکہ پوری امت مسلمہ ایک یہودیت کے خلاف، نصرانیت کے خلاف، انسانیت کے خلاف اور وہ تمام انسانوں کو اپنا دنمن سمجھیں تاکہ جنگ مزید بڑھ جائے اور مزید تازہ ہو جائے۔ اُن کا پھر کام چلیں اُن کے کارخانے چلیں اُن کے اسلحہ کارخانے چلیں۔ اُن کے دوسرے کاروبار چلیں۔ اُن کے تسلط جو new world order کے حوالے سے جو پوری دنیا پر تسلط چاہتے ہیں، وہ چلیں۔ لہذا اس طرح جو صورت حال جب پیدا کرتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ مسلمان دہشتگرد ہیں۔ اسی ٹرمپ کے ہمارے مقدس مقامات اور ایکشن سے پہلے مکہ اور مدینہ کے بارے میں اُنکے جو remarks تھے اُنکی جو تقاریر تھیں۔ بیت المقدس کے حوالے سے جو ان سے جو ایمان رکھتے ہیں بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس طرح جیسے کہ محمد ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم قرآن پاک، زبور، انجیل اور تورات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم کہتے (عربی) میں ایمان لا یا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ ان تمام پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن آپ مجھے بتائیں کہ ہم آپ کے تمام انبیاء کرام کو اپنے نبی ﷺ سمیت مانتے ہیں۔ لیکن دہشتگردی آپ کی وجہ سے ہے۔ یا آپ کے انکار کی وجہ سے ہے یا آپ کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہے۔ یا دہشتگردی ہم جو اپنے مقامات مقدسے، اپنے مذہب اپنے دین اور اپنے عقیدے کا تحفظ کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر عملدرآمد کرتے ہیں۔ کسی پر ہم مسلط نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے اس اقرار کی وجہ سے ہے یا آپ کے انکار کی وجہ سے ہے۔ لہذا ہم اس بیوان کے توسط سے اور پورا عالمی برادری سے اپیل کرتے ہیں۔ ہم پوری انسانیت سے اپیل کرتے ہیں یہ ٹرمپ کا جو فیصلہ ہے یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان سے ایک مذہب دوسرے مذہب سے لڑانے کا ایک منصوبہ ہے

اور نفرت کا ایک منصوبہ ہے۔ لہذا پوری عالمی برادری اس منصوبے کو روک دے اور مزید یہ کوشش کی جائے کہ فلسطین کے مسلمانوں پا شام کے مسلمانوں پر یا ایران کے مسلمانوں پر یا افغانستان کے مسلمانوں پر جو دہشتگردی امریکہ کی طرف سے مسلط ہے۔ اُن کے پنج نکال دیے جائیں اور اپنی حکومت سے بھی اور پاکستانی حکومت سے بھی اپنے اداروں سے بھی کہ ایک طرف جیسا کہ آج قاری صاحب نے جو آیات شریفہ تلاوت کیں۔ یعنی یہود اور نصاریٰ سے آپ دوستی نہیں رکھیں اور انکی دوستی سے امید نہیں رکھیں۔ کیونکہ اگر اُن کے اپنے درمیان جتنے بھی اختلافات ہیں۔ نصاریٰ یہود کو کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔ یہود اور نصاریٰ کو۔ لیکن قرآن کی ایک ہدایت ہے کہ اسکے باوجود یہ آپ کے مقابلے میں متفق ہیں۔ اور امت اور اُمت مسلمہ اور مسلمانوں کو تباہ کرنے پر ٹھیے ہوئے ہیں۔ لیکن جب قرآنی آیات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور یہ سب اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو یہی ہدایت کرتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ تم سے اُس وقت راضی نہیں ہوتے ہیں جب تک آپ اُنکے راستے پر نہیں چلیں۔ جب آپ اُنکے مشن کو قبول نہ کریں۔ جب اُنکے تابع نہ ہو جائیں۔ لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہم اپنے قرآن پر اعتماد نہیں کرتے ہیں۔ اپنے اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ہم تو نہ لوگ ہیں، ہم تو ماذر ن لوگ ہیں۔ نئی دنیا کے لوگ ہیں۔ ہم روابط قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ تو انہا پسندی ہے۔ اور دوستی برابری کی بنیاد پر کبھی بھی اسلام نے منع نہیں کیا ہے۔ کہ آپ کسی کے ساتھ برابری کی بنیاد پر تعلق نہ رکھیں۔ بلکہ غلام اور آقا کا تعلق نہ رکھیں۔ بلکہ اُن سے امید خیر کی توقع نہ رکھیں۔ ابھی جو یہ ہمیں ڈال رہی ہے۔ کبھی کسی حوالے سے کسی کو سپورٹ پروگرام کبھی coalition کبھی کیا۔ کیا وہ ہمارے لئے ہیں یا ہماری تباہی کے لئے ہیں؟

**میڈم اسپیکر:** مولانا صاحب! conclude کریں، باقی ممبرز نے بھی بات کرنی ہے۔

**قامکرد حزب اختلاف:** جب ہم اس قسم کی دوستیاں کرتے ہیں۔ اس قسم کا تعلق آقا اور غلام کی نسبت سے قائم رکھتے ہیں۔ تو وہ ہمارے اوپر اس قسم کے فیصلے مسلط کرتے ہیں پھر ہم پر یہاں ہوتے ہیں۔ جب ہم اپنے دین اپنے مقدس مقامات کا دفاع کرتے ہیں۔ تو اُس طرف سے عالمی برادری، وہ بھی سارے اُنکے ہاتھ میں ہیں۔ اقوام متحده بھی اُنکے ہاتھ میں ہیں۔ اور کہتے ہیں دیکھتے یہ دہشتگرد ہیں۔ کیا یہ دہشتگردی ہے جب میں پیت المقدس کا تحفظ کروں گا۔ جب میں اپنے مسلمان بھائیوں کا تحفظ کروں گا۔ اُنکا دفاع کروں گا۔ لیکن اگر میں نے جارحانہ انداز اختیار کر لیا تو بیشک میں دہشتگرد ہوں۔ لیکن اگر آپ نے یہاں مداخلت کر کے آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ نے نہ اقوام متحده سے ابھی تک منظوری لی ہے نہ کسی عالمی برادری سے آپ نے بات کی ہے۔ اور یک طرفہ طور پر آپ نے ایک ایسا منازعہ فیصلہ مسلط کر لیا جس سے تمام مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ بلکہ مسلمانوں کی تباہی کا نسل درسل منصوبہ آپ نے بنادیا۔ لہذا ہم مرکزی حکومت سے یہ سفارش کرتے ہیں بلکہ ہم اُس سے یہ کہتے ہیں کہ حُمَارا! یہ تو فائدہ نہیں ہے کہ ہم آپ سے مانگتے ہیں۔ یہ ایمان ہے لیکن اُن سے روابط

مقطوع کر کے اور فوری طور تمام دنیا کے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں، انسانیت کی بنیاد پر، ان سے روابط قائم کیا جائے اور ٹرمپ کے اس تنازعہ فیصلے کو اس سے واپس لوایا جائے۔ اور امت مسلمہ اپنے درمیان اتحاد پیدا کر لے اور خاص کرہم اس ایوان میں مطالبہ کرتے ہیں کہ چار ممالک سعودیہ، پاکستان، ایران اور ترکی، یہ چار ممالک خدار اسلام انوں کو متھر کھیں اور اس امریکہ اور اسکے ظلم سے ان کو نجات دلائیں۔ اور خدا را! مسلمان ممالک کسی طور پر امریکہ یا کسی بھی غیر مسلم ملک کیلئے، پر اکسی اور ایجنت کا کردار ادا نہ کیا جائے۔ و آخر الدعا عن الحمد لله رب العالمين۔

**میدم اپسکر:** thank you جی زمرک خان اچکزی صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکزی:** شکریہ میدم اپسکر! آج جو ہماری اپوزیشن کی طرف سے قرارداد مولانا عبدالواسع صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے اس پر تفصیلی بات کی۔ میں مختصر اب ات کروں گا۔ اصل میں یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح اگر کسی مذہب کے آپ مقدس جگہوں پر حملہ کرتے ہیں یا ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو یہ صرف اس مذہب کا مسئلہ نہیں بنتا ہے یہ اس مذہب تک نہیں رہتا ہے۔ بلکہ یہ پوری دنیا میں تمام مذہب کیلئے یہی پھر ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ٹرمپ نے جو اعلان کیا ہے یہ یہ وہ ظلم کے حوالے سے تو یہ مسئلہ صرف یوروپلمن یا مسلمانوں تک رہے گا؟ یہ جگنگ اگر خدا نخواستہ چھڑ جاتی ہے۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں اور اس دنیا میں جتنے بھی مسلمان رہتے ہیں۔ ان سب کو اس چیز پر افسوس ہو گا۔ افسوس تو کیا وہ جہاد کا اعلان بھی کریں گے کہ جی ہم جہاد کریں گے۔ اور اس جہاد سے پھر پوری دنیا آگ کی لپیٹ میں نہیں آئیگی۔ اس میں نہ یہودی بیچ گانہ عیسائی نہ آتش پرست بیچ گا اس میں کسی مذہب والا نہیں بیچ سکتا۔ اگر امریکہ کے صدر کا یہ خیال ہے کہ یہ صرف مسلمانوں کی حد تک رہے گا۔ نہیں۔ ہماری تو ایک دل آزاری ہو گی۔ ہماری تو مقدس جگہ ہے۔ ہم تو مسلمان ہونے کے ناطے ان چیزوں پر قربان ہو جائیں گے۔ اور یہ نہیں ہے کہ ہم صرف ایک پارٹی تک محدود رہیں گے اس ایجی ٹیشن کو۔ کہ جی عوامی نیشنل پارٹی کا ہے۔ پشتونخوا کا ہے جمعیت کا ہے۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ ہے یہ پورے پاکستان اور پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ اور حقیقت میں یہ نہیں ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک سپر پاور کی حیثیت سے وہ یہ آرڈر کرتے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی دوسرا سپر پاور ہے نہیں۔ یہاں پہلے ایک اور سپر پاور ہوا کرتا تھا USSR۔ انہوں نے بھی ایسے اقدامات کئے کہ کسی ملک کے اندر داخل ہونے کی اُس نے کوشش کی اور آج اُس کا حشر کیا ہوا۔ وہ کتنے کثرتوں میں تقسیم ہوا۔ ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں۔ یہاں اگر وہ آیا ہوا ہے۔ کہیں بھی قبضہ کر رہا ہے۔ پوری دنیا میں اپنی فوجوں کو stable کیا ہوا ہے اور وہاں داخل کر کے اپنے قبضے جمار ہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اپنے حقوق اپنی زمین پر اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ پشتون میں کہتے ہیں۔ کہ انچل خوار انچل اختیار نہ منوب اختیار۔ اُس میں یہی ہے کہ ہم اپنی زمین پر کسی کا اختیار برداشت نہیں کرتے، تو امریکہ کون ہوتا ہے کہ وہ افغانستان، پاکستان یا یورپلمن یا عراق میں اپنا قبضہ جماتا ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں

اور کبھی بھی اس چیز کی حمایت نہیں کریں گے۔ میں اس قرارداد کی جو ہم نے خود پیش کی ہے۔ اور میرے خیال میں ٹریشوری پنچ بھی اس پر بحث کریں گے اور اس پر ایک مشترکہ صورت میں اس کو ہم پاس کریں گے۔ کہ پورے ایوان کی طرف سے یہ آواز صوبہ بلوچستان کی اسمبلی کی طرف سے مرکز کو پنچ اور مرکز اس چیز کو میں تو سمجھتا ہوں تو میں تو سمجھتا ہوں تو میں بھی آئیں گی اور سینٹ میں بھی۔ اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے فلور پر یہ قرارداد میں پیش ہو جائیں گی۔ اور ایک مشترکہ آواز سلامتی کو نسل کے اجلas میں لا کر رکھی جائے اور پھر اس بنیاد پر اس آواز کو عالمی دُنیا تک پہنچائی جائے۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر ہم ایک قوت بن کے ایک آواز بن کے ان مسلمانوں کی آواز کو کوئی نہیں دبا سکتا۔ اور ٹرمپ جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دباؤ آنے سے اس کا اپنا جو فیصلہ ہے وہ بدل دیں گے۔ اگر پھر بھی نہیں بدلتا ہے۔ ہم ماشاء اللہ ایک مسلمان کی حیثیت سے مسلمان اتنی پاور میں ہیں دُنیا میں اگر وہ اس چیز کیلئے اکھٹے ہو جائیں ٹرمپ کیا اسکے پورے اسرائیل سمیت جتنے بھی یہود اور نصاریٰ ہیں وہ اکھٹے ہوں گے پھر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ اور ہمیشہ ہمیں آپس میں لڑاتے ہیں۔ عراق میں دیکھیں کیا ہو رہا ہے افغانستان میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں آپس میں سیکھرین بنیاد پر تقسیم کر کے لڑاتے ہیں۔ اور ہمیں دہشت گرد کہتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم آپس میں یہ جو فتوے دیتے ہیں ایک دوسرے کیخلاف اس کو بند ہونا چاہئے۔ ہم سارے مسلمان ہیں شکر ہے ہم نے کلمہ پڑھا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان ہے۔ تو ادھر ہم اپنی اس جنگ کو اسی بنیاد پر کہ ہم امریکہ اور دوسرے جو یہود یا غیر مسلم ممالک ہیں وہ ہمیں اس بنیاد پر لڑاتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو فتوے دیتے ہیں۔ کبھی جہاد کا کبھی کدھر کبھی ادھران چیزوں کو بس کرنا چاہئے اور ہمیں اپنے دشمن کو پیچان لینا چاہئے کہ کون ہمارا دشمن ہے۔ امریکہ ہے یا کوئی اور ممالک اُنکے خلاف متحد ہو کے ہم نے جنگیں لڑنی ہیں اور تب ہمارے مسلم ممالک میں امن آ سکتا ہے۔ اگر ہم ان کی سازشوں کو پیچان لے اور ان کی سازشوں کو ہم ناکام بنادیں۔ تو میں اتنا کہتا ہوں کہ اس قرارداد کو آپ میڈم اسپیکر! پورے ہاؤس سے میرے خیال ہے کہ بحث بھی کریں گے اور اس کو منظور کر کے مرکز تک پہنچائیں۔ اور ہماری یہ مشترکہ آواز بلوچستان سے جائے کہ ہم اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ٹرمپ کو اس قرارداد کے through ہم پاکستان کی اس آواز کی an کو قائل کریں اور ان کو مجبور کریں کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لیں۔ شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** پہلے محکیں کو موقع دے دوں پھر۔ جی مفتی گلاب صاحب۔

**مفتی گلاب خان کا کثر:** یہ قرارداد جو ہم نے آج پیش کی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے یعنی یہ وہ مبارک مقام ہے جس کے بارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ دُنیا میں کوئی اور مسجد ایسی نہیں ہے جس کی نیت سے بندہ کو سفر کی اجازت ہو۔ سفر کی اجازت صرف مسجدِ قصیٰ کی اجازت ہے۔ اسکے علاوہ کسی اور مسجد کی نیت سے آپ سفر نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ جب معراج پر جا رہے تھے۔ تو یہاں پر آ کر مسجدِ قصیٰ ہی میں تمام انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

اما مرت فرمائی۔ تو اس پر تمام امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے۔ ٹرمپ کے اس فیصلہ پر پوری دُنیا میں ایک تقسیم اور ایک نفرت پیدا کی گئی ہے۔ پہلے یہ کہتے تھے کہ ہم امن کے نام لیوا ہیں۔ لیکن اسکے اس فیصلے نے ثابت کر دیا کہ امریکہ میں دُنیا میں جتنی دشمنگردی ہے یہ امریکہ نے پھیلائی ہے۔ چاہے یہ خون خرابہ جو امت مسلمہ میں ہے یہ کئی دہائیوں سے جاری ہے۔ یہ امریکہ کی اُن پالپیسوں کا نتیجہ ہے جو امریکہ نے امت مسلمہ پر مسلط کیا ہے۔ چاہے یہ خوان خرابہ عراق میں ہو۔ چاہے لیبیا میں ہو، چاہے افغانستان میں ہو، چاہے شام میں ہو، چاہے فلسطین میں ہو، یہ امریکہ کا مسلط کردہ خون خرابہ ہے۔ اُن کی کوشش یہ ہے کہ امت مسلمہ کی معيشت کو تباہ کر دیں۔ تاکہ امت مسلمہ ہمیشہ کیلئے زوال پذیر رہے اور اُنکے محتاج رہے۔ اور اُنکے زیرِ کفالت رہے۔ لہذا اُنکے اس ناپاک عزم سے پوری دُنیا باخبر ہو چکی ہے۔ چاہے وہ جس نام سے بھی ایک تنظیم تشکیل دیں۔ تو اس تنظیم سے لوگ پہلے سے واقف ہوتے ہیں کہ امریکہ کی پروردہ تنظیم ہوتی ہیں۔ چاہے وہ داعش کی شکل میں ہو چاہے وہ کسی اور شکل میں ہو، ہم اُنکو بتانا چاہتے ہیں۔ اور وفاق سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ترکی کے صدر رجب طیب اردوگان نے کہا کہ بیت المقدس ہمارے لئے ریڈ لائن ہے۔ تو ہمارا صدر ہے یا وزیر اعظم ہے۔ وہ بھی اسی طرح اعلان کریں۔ اور وہ اُنکی سی کا اجلاس بلائیں اور اس پر احتجاج کریں۔ اور پوری دُنیا کو دکھادیں کہ امت مسلمہ اپنے عقیدے سے نہیں گزر سکتی۔ اپنے عقیدے پر سودا نہیں کر سکتی۔ اپنے عقیدے پر خاموش نہیں رہ سکتی لہذا بیت المقدس کی آزادی تک انشاء اللہ مسلمانوں کا یہ احتجاج اور یہ جدوجہد جاری رہیگی اور وہ اس خام خیالی میں نہ رہے کہ میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ من و عن قبول کیا جائیگا۔ بلکہ اُنکی اپنی جومغربی دُنیا ہے انہوں نے ٹرمپ کے اس فیصلے کو کنڈم کیا ہے اور انہوں نے کہا ہوا ہے کہ اس پر اس سے نفرت بڑھتی ہے اور آپ ہمارے مقدس مقامات پر قبضہ کرتے ہیں تو کل اسی طرح انشاء اللہ ان کے جذبات اٹھیں گے آپکی خلافت میں وہ پھر آپ کے مقدس مقامات پر قبضہ کریں گے پھر آپ کہیں گے آپ push کرتے ہیں مسلمانوں کے جذبات کو اور کہتے ہیں کہ یہ دشمنگرد ہیں۔ دشمنگرد نہیں ہیں یہود و نصاریٰ ایک نئے سرے سے مسلمانوں کے اوپر دشمنگردی کا لیبل لگاتے ہیں تاکہ مزید خون خرابہ ہو لہذا میں اس معزز زایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو پاس کرو۔ کرو۔ کرو۔ وفاق سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر موثر انداز میں آواز اٹھائیں اور عالمی برادری کو دکھائیں کہ ہم اس بات پر شدید غم و غصے میں ہیں اور ہم اپنا احتجاج جاری رکھیں گے جب تک کہ مسجد قدس مسجد اقصیٰ آزاد نہ ہو جائیں۔ شکریہ میدم اسپیکر۔

**میدم اسپیکر:** جی نصر اللہ زیرے صاحب۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** شکریہ میدم اسپیکر صاحب۔ آج جو قرارداد ہاؤس کے سامنے ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو اگر پوری اسمبلی کی جانب سے متفقہ قرارداد کے طور پر سامنے لایا جائے تو یہ بہتر ہو گا۔ میدم اسپیکر! آج سے

ٹھیک سو سال پہلے 11 دسمبر 1917ء کو پہلی مرتبہ برطانوی جنرل LNB نے عثمانی فوجوں کو شکست دی۔ اور عرب، فلسطینی عوام کی سر زمین پر انہوں نے قبضہ کیا۔ اور جیسے پہلے میرے دوستوں نے کہا کہ یروشلم کی سر زمین یقیناً تمام مذاہب کیلئے مقدس ہے۔ جس طرح کہا گیا کہ وہ مسلمانوں کیلئے، عیسائیوں کیلئے، یہودیوں کیلئے مقدس ہے۔ تو یقیناً میدم اپسیکر! آج سے سو سال پہلے 1917ء اور آج 2017ء دسمبر کا مہینہ ہے۔ اور آج امریکن پریزیڈنٹ نے یروشلم کو ایک بار پھر اسمیں اپنے ایک ایسے قانون کا انہوں نے ایم بی سی ایکٹ 1995ء کا سہارا لیکر قتل ابیب سے یروشلم یعنی مقبوضہ بیت المقدس پر اپنا سفارتخانہ کھولنے کا انہوں نے اعلان کیا۔ میدم اپسیکر! 1917ء سے 1947ء تک برطانوی سامراج نے ایک منصوبے کے تحت صیہونیت، صیہونی ایم کو انہوں نے پروان چڑھایا۔ اور آہستہ آہستہ دنیا بھر کے یہودیوں کو انہوں نے یہاں فلسطین کی سر زمین یا فلسطینی عرب سر زمین پر انہوں نے بسا یا۔ آپ ابھی ان تاریخوں کا بھی اندازہ کریں کہ 14 مئی 1947ء کو یہودی ریاست کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔ اور آج پھر میں کہیے 2017ء میں ٹرمپ کی امامت میں، ریاض میں، امریکن، عرب، اسلامک اتحاد قائم ہو جاتا ہے اور 55 اسلامی ممالک ٹرمپ کی امامت میں وہ اکھٹے ہو کر دنیا سے دھشكروں کا خاتمے کا اعلان کرتا ہے۔ میدم اپسیکر! آپ دیکھ لیں کہ اس میں کتنا تضاد ہے؟ ایک طرف سعودی عرب میں ٹرمپ کو بلایا جاتا ہے اُسکی امامت میں وہ سب لائن بنائے کھڑے ہو جاتے ہیں جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں۔ جس طرح کہا گیا کہ یہ اسلامی ممالک ہیں۔ لیکن ان ممالک کے سربراہان کی یہ صورتحال ہے کہ آج سے صرف سات مہینے قبل انہوں نے ٹرمپ کے آگے سر بجود ہوئے اور جا کر کے ان کی امامت قبول کی۔ اور اب ایک بار پھر اس ٹرمپ نے 6 دسمبر 2017ء کو تل ابیب سے بیت المقدس میں یا یروشلم میں اپنا سفارتخانہ کھولنے کا انہوں نے اعلان کیا۔ میدم اپسیکر! آپ دیکھ لیں کہ 1947ء سے لیکر، جب 1947ء میں اقوام متحدہ نے یروشلم کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ مغربی حصہ یہودیوں کے حوالے کیا گیا اور مشرقی حصہ جہاں مسجد الاقصی بیت المقدس ہے، مسلمانوں کا پہلا خانہ کعبہ ہے، وہ فلسطینی عرب عوام کے پاس تھا۔ 1966ء میں جب عرب اور یہودیوں کی لڑائی ہوئی۔ تو اس چھومن کی جنگ میں پھر عربوں نے شکست کھائی اور اس دوران جو مشرقی حصہ جارڈن کے پاس تھا یا، وہ بھی صیہونیت یعنی اسرائیل نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور تمام یروشلم اسرائیلی صیہونیت کے قبضے میں آ گیا۔ میدم اپسیکر! ابھی آپ اندازہ کر لیں کہ 1967ء سے لیکر آج تک پورے فلسطینی عرب عوام کا خون بہتارہا۔ پورے فلسطینی عوام کیسا تھم و جبر کی انہا کی گئی۔ اور اس دوران so-called جو اپنے آپ کو اسلامی ممالک کے سرخیل سمجھتے ہیں انہوں نے اس امریکہ کیسا تھ کیا کیا۔ اُنکے ساتھ دوستیاں بنا کیں تمام عرب ممالک، کم از کم میں باکیس کے قریب عرب ممالک ہیں۔ انہوں نے کیا کیا کہ امریکہ کا انہوں نے ساتھ دیا اور فلسطینی بچارے، غریب، لاچار تھی کہ مصر انکا بالکل بارڈر لگاتا ہے۔ مصر نے اُن پر پاندی لگادی۔ باقی ممالک نے اُن پر پابندی لگادی۔ ہمارے مرد آہن جسے پتہ نہیں کیا کیا القابات دیے گئے۔ مرِ مومن،

مردِ حق، خلیفہ الحق نے جب وہ بریگیڈیئر تھا وہ جا کر کے اس جنگ میں انہوں نے کئی ہزار فلسطینیوں کا قتل عام کیا۔ آپ خود اندازہ لگا کر میں میڈم اسپیکر! کہ کس طرح فلسطینی عرب عوام کا خون بہایا گیا۔ میڈم اسپیکر! ابھی حال ہی میں چھ ماہ پہلے 21 مئی 2017ء کو ٹرمپ کی امامت میں ریاض میں یہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ تو کیا خوب کہا کسی نے کہ ایک طرف فلسطینیوں کی تہائی اور دوسری جانب ٹرمپ کا رقص توار۔ آپ نے بھی دیکھا ہو گا شل میڈیا پر چلا۔ ریاض میں انہوں نے عربوں کی ساتھ رقص پر ٹرمپ نے وہ تلوار اٹھا کر رقص کیا۔ تو کتنا تضاد ہے۔ کم از کم ہم جیسے لوگ پشتوخواہی عوام پارٹی ہم جیسے روشن فکر لوگوں نے ہر وقت فلسطینی عوام کا ساتھ دیا ہے۔ آج سے نہیں میڈم اسپیکر! جب سے اس پارٹی کا وجود عمل میں آیا ہے خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کے دور سے لیکر آج تک ہر محاذ پر فلسطینی عوام، عرب عوام کے، ہم ساتھ رہے ہیں۔ اور یہ بھی فلسطین کی سر زمین عرب کی سر زمین اسی میں بہت سارے اُنکے بڑے بڑے سرخیل لیڈر، جیسا ان کی بہت بڑی تنظیم تھی پی ایل او۔ اُس کے سربراہ یاس عرفات اور آج محمود عباس بہت سارے عیسائی۔ جارج عباس جیسے، بہت بڑا نام۔ وہ بھی فلسطین کی آزادی کیلئے اڑ رہا تھا۔ عنان عشرہ وی وہ بھی یاس عرفات کی ساتھ وہ کیبٹ میں فارن منستر تھی۔ وہ کرپچن تھی انہوں نے بھی فلسطین کی آزادی کیلئے جنگ لڑی۔ بہت سارے جو عرب تھے اور مذہب اولاد فلسطینی اور عیسائی تھے فلسطین کی آزادی کیلئے انہوں نے طویل جنگ لڑی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح ٹرمپ نے امریکن پریزیڈنٹ نے یہ اعلان کیا ہے یقیناً یہ بہت ہی قابل تشویش ہے۔ تمام دنیا نے، جتنے بھی ادارے ہیں انہوں نے پروزمطالہ کیا ہے کہ آپ اپنے نام نہاد ایکم بی سی ایکٹ 1995ء کا جس کا سہارا آپ نے لیا ہے وہ غیر قانونی ہے۔ وہ تمام دنیا کے قوانین کا، اقوام متحدہ کے قوانین کے خلاف ورزی ہے۔ وہ آپ اپنا سفارتخانہ ہرگز ہرگز آپ یو شلم یا مقبوضہ بیت المقدس نہیں لاسکتے۔ اس پالیسی کو اس اعلان کو آپ واپس لے لیں۔ اور جتنے بھی دنیا کے مظلوم و مکول عوام ہیں، وہ امریکن سامراج کے اس نیٹلے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اور میں ایک بار پھر گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو اس ایوان کا متفقہ قرارداد بنائی جائے۔ بہت بہت شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** خالد لانگو صاحب۔

**میر خالد خان لانگو:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ یہ جو قرارداد اپوزیشن لیڈر صاحب اور اپوزیشن کے دوست لائے ہیں، جیسے نصر اللہ صاحب نے کہا کہ ہم نہ صرف اسکی حمایت کرتے ہیں بلکہ یہ گزارش کرتے ہیں کہ اسکو پورے ایوان کی مشترک قرارداد بنائے کی پیش کی جائے۔ میڈم اسپیکر! جو قرارداد پیش ہوئی ہے یہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ واقعتاً آج پوری دنیا میں جہاں جہاں مسلمان ہیں، یہود و نصاریٰ کی بات ہم کرتے ہیں واقعتاً ہر مسلمان کی نہ صرف دل کو بلکہ روح کو زخمی کیا گیا ہے یہ جو امریکہ کے صدر نے تل ابیب سے یو شلم کو اپنا سفارتخانہ کو بھی منتقل کیا ہے۔ اور اسکو اسرائیل کی پیشل کے طور پر recognize کیا ہے۔ تو پوری امت مسلمہ میں پورے مسلمانوں میں پوری دنیا میں ہر جگہ غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لیکن میں

گزارش یہ کرونا گا کہ یہ، اب حالات اس نئی پرپیچ چکے ہیں کہ مسلمان کو بحیثیت امت ایک ہونا پڑیگا۔ اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ میڈم اپسیکر! ہمیں، مسلمانوں کو صدام حسین سے شروع کر کے آج جس طرح شام کی حالت آپ دیکھیں، ہماری حالت دیکھیں، لیبیا کی حالت دیکھیں، یمن میں جو ہور ہا ہے یہ ہماری ناقصی کی وجہ سے ہے یہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ڈست و گریباں ہیں۔ ایک سازش کے تحت مسلمانوں اور آج اللہ نہ کرے کہ مسلمان کیخلاف ایسی سازش کی جاری ہے کہ مسلمان اس دنیا میں صفحہ ہستی سے مت جائیں۔ تو ہمیں اب کم از کم بحیثیت امت، بحیثیت مسلمان، اپنے جذبہ ایمانی کا اظہار کرنا ہوگا اور ہمیں نہ صرف بیت المقدس نہ فلسطین بلکہ ہر جگہ جہاں جہاں بھی مسلمان ہیں جہاں جہاں بھی اُنکے خلاف مظالم ہو رہے ہیں ہمیں اُن کیلئے آواز بلند کرنا ہوگی اور عملی طور پر کھڑا ہونا ہوگا۔ میری یہ گزارش ہوگی، میں بحیثیت ایک مسلمان یہ گزارش کرونا گا کہ یہ جو بیت المقدس یہ ہمارا قبلہ اول تھا، خانہ کعبہ سے پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا۔ پہ اس سازش پر اگر اس طرح مسلمان خاموش رہے، ہماری مسلمان حکومتیں ریاستیں خاموش رہیں، مسلمان حکمران خاموش رہے تو میرے خیال میں اس سے بڑی زیارتی اس سے بڑا ظلم مسلمان مسلمان پر نہیں کر سکتا۔ میں گزارش کرونا گا میری یہ اپیل ہوگی کہ کم از کم ہماری وفاقی حکومت ہم بحیثیت مسلمان اور ہم، میں کہتا ہوں کہ بحیثیت مسلمانوں کے سپہ سالار، پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جس کے پاس جو ایسی پاور ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میری یہ اپیل ہے میری یہ مؤبدانہ گزارش ہے کہ کم از کم اگر انہیں کر سکتے تو ہم احتجاجاً ایسا عمل اٹھائیں کہ واقعی ہم نظر آئیں دنیا کو کہ ہم واقعی مسلمان دنیا کے سپہ سالار ہیں کہ ہمیں احتجاجاً مریکہ کا بائیکاٹ کرنا پڑیگا۔ اور امریکہ کے سفیر کو پاکستان بدر کرنا ہوگا اس کو ملک چھوڑنے کا کہنا ہوگا۔ شکر یہ۔

**میڈم اپسیکر:** نواب ایاز جو گیزی کی صاحب۔

**نواب محمد ایاز خان جو گیزی (وزیر پیک ہیلٹھ انجینئرنگ):** نحمدہ وصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ آج جو یہ قرارداد اس ایوان میں پیش ہوئی۔ واقعی میڈم اپسیکر صاحب! اس پر جتنی سنجیدگی سے سوچا جائے بحیثیت ایک مذہب کے، مسلمان کے، بحیثیت پاکستانی کے، وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی کی طرف ایک انگلی بڑھاتے ہیں تو چار انگلیاں آپ کی طرف مڑتی ہیں۔ پہلے ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیے۔ جس کی اپنے وجود میں قوتِ مدافعت مضبوط ہو، resistance power مضبوط ہو تو باہر کی جو پاری ہے اُس پر اتنی جلدی اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ چونکہ ہماری اندر وہی resistance power قوتِ مدافعت۔ جس طرح سے ہمارے ملک کے اندر وہی حالات ہیں یعنی دنیا جہاں کی جتنی مہلک بیاریاں ہیں اس وجود کے اندر ہیں۔ اور اس وجود کے ساتھ ہم اتنے سخت الفاظ، میرے خیال میں امریکہ کے خلاف ٹرمپ کے خلاف اسرائیل کے خلاف فلاں کے خلاف، الفاظ کی حد تک تو ٹھیک ہم بول لیتے ہیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم میں کتنی طاقت ہے؟ اس پر نصر اللہ ذیرے نے بات کی کہ اپونن امپائر سے لے کے یعنی اسکوکس طرح سے

سپوتاڑ کیا گیا۔ اُس میں کس کا role تھا اور یہ کس نے کیا؟ یہ انہی لوگوں نے کیا جس کو آج کل ہم خادم الحریمین الشریفین کہتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا role انہی لوگوں کا تھا اسی خاندان کا تھا۔ اور اسی وقت سے یہ لوگ بندوق لہراتے ہوئے تلوار چلاتے ہوئے آتے رہے ہیں۔ اور جب تک یہ خاندان، سعود خاندان، اس حرمین الشریفین پر مسلط ہو گئے یہاں پہنچنے کیلئے سنی کو شیعہ سے لڑوار ہے ہیں۔ اپنے اطراف میں جتنے انکے مسلم countries تھے، چاہے وہ عراق ہو چاہے ایران ہو چاہے شام ہو، یمن ہو۔ یعنی جہاں بھی خانہ جنگی ہو رہی ہے اس میں کسی نکسی طریقے سے امریکہ تو involve ہے۔ اُس کو تو ہم دشمن سمجھتے ہیں لادین سمجھتے ہیں۔ اُس میں اسرائیل involve ہے۔ اُس کو ہم کا فرستجھتے ہیں لادین سمجھتے ہیں۔ وہ تو کرتے رہیں گے۔ لیکن ہم کیا کر رہے ہیں۔ وہ اپنا اسلحہ بیچنے کے لئے اور پہلے سے کہتا ہے کہ اتنے ٹریلین ڈالر کا آپ ہم سے لیں گے تو میں آؤں گا سعودی عرب۔ اور اُسکے لئے ہم تیار ہو جاتے ہیں یہ weapons کس کے خلاف استعمال ہو گئے؟ یہ مسلمان، مسلمان کے خلاف استعمال کرنے گے۔ یعنی ایسے حالات بنائے جارہے ہیں کہ پھر نیٹو فورسز کو یہاں آنایا رشیا کی فورسز کا یہاں آنا یعنی انہوں نے آکے یہاں یہ تجویز ہے حاصل کیا کہ آئندہ ہمیں مسلمان countries کو تباہ کرنے کیلئے ہمیں ہماری فورسز وہاں سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہاں خود فورسز موجود ہیں۔ طالب کی شکل میں القاعدہ کی شکل میں داعش کی شکل میں شیعہ سنی کی شکل میں تو صرف پیسوں کی ضرورت ہے اور weapons کی ضرورت ہے۔ اور دنیا جہاں میں امریکہ کے ساتھ اتنا جدید weapons نہیں ہیں جیسا کہ جتنا جدید weapons اس وقت ہمارے ملک میں ہیں۔ یعنی وہ weapons جو اپنے سینے پر بارودی مواد باندھ کے اُنکا عقل بھی ہوتا ہے، ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں ان کے پیر بھی ہوتے ہیں اور وہ چل کے اپنے اصلی اہداف تک پہنچ کر 100% جو اپنا result ہے وہ achieve کر لیتے ہیں اس سے بہترین اسلحہ کو نہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ اسلحہ کن کے خلاف استعمال ہو رہا ہے؟ یہ تربیت کون دے رہے ہیں؟ کبھی ہم برما کے خلاف بولتے ہیں کہ برما والے ہمیں مار رہے ہیں۔ یہ ذبح کرنے والی شیکنا لوگی کہاں سے آئی؟ یہ عربوں سے آئی کہ انسان کو کپڑا اور ذبح کرو۔ اگر ہم خود وزیرستان میں ایک دوسرے کو، ایک وزیر ایک وزیر یا ایک مسعود ایک دوسرے وزیر کو ایک ملک کے باشد دے ایک کلمے کے پڑھنے والے ہیں۔ ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے۔ یعنی طالب کے نام پر یا القاعدہ کے نام پر لیویز والوں کے سرکاٹتے ہیں اور اس سے فٹ بال کھیلتے ہیں۔ تو پھر ہم اُٹھتے ہیں کسی اور پرا لازم لگاتے ہیں، پہلے اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہو گا جب تک ہم اپنا علاج خود نہیں کرتے تاکہ ہم میں وہ قوت مدافعت پیدا ہو۔ resistance power پیدا ہو۔ ہم شیعہ اور سنی کو نہ لڑاؤں۔ ہاں ابھی تو اس سے بات اور بھی بڑھ گئی یہ جو ابھی اسلام آباد میں دھرنا ہوا۔ ابھی تو دیوبندی اور بریلوی کا تماشا شروع ہو جائیگا۔ کب تک چلتا رہے گا اور انہیں کون سپورٹ کر رہا ہے۔ لوگوں کو کون بھار رہا ہے اور ان کا جو لیدر ہے ان کا جو مولانا ہے انکو مولانا کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ اسلام میں ایسے لوگ بھی ہیں، جس میں وہ عام باقیوں سے

زیادہ گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن میں بھی ہے۔ اور باقی جو مجمع بیٹھا ہوا ہوتا ہے وہ کہتے ہیں سبجان اللہ، سبجان اللہ۔ کہ قرآن شریف میں گالیاں بھی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کوئی بات نہیں کرتا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ خالد بھائی نے بات کی۔ میں نے کہا اتنی بات کرو جو ہم برداشت کر سکیں کہ امریکن Ambassador کو یہاں سے نکالیں، یہ کیا ممکن ہے؟ میں تو بالکل سمجھتا ہوں کہ یہ ناممکن ہے، ایک ٹیلیفون پر۔ انکا ایک پہلوان تھا کیا نام تھا فارن فستر تھا انہوں نے ایک ٹیلیفون پر ہمارے محترم جزل پرویز مشرف کو فون کیا۔ بس وہ پھل گیا اُدھری۔ انہوں نے کہا کہ بس جو میں بتاتا ہوں وہ آپ نے کرنا ہے۔ یعنی مان لیں ورنہ stone age میں بھج دیں گے۔ تو اگر ہماری پاوری ہے تو یہاں بھڑکیں مارنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ خدارا! اپنے ملک کو ٹھیک کرو۔ اپنی ایجنسیوں سے اپنے اداروں سے کہتا ہوں۔ اپنے جزیلوں سے کہتا ہوں اپنے حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ خدارا! اس ملک پر بیٹھ کے ایک دوسرے کے دامن نہیں کھینچو۔ سنجیدگی سے بیٹھ کے ہر ایک اپنے دائرے میں رہتے ہوئے اپنا کام یعنی کہتے ہیں کہ سات سے نو خوش شہر میں داخل ہو گئے۔ سات سے نو یعنی یہاں بھی وہ پیدا کر دیتے ہیں۔ یعنی سات آگئے، میٹل روڈ پر اور دو آگئے چور دروازے سے۔ یہ کیا ہو رہا ہے آپ جا کے دیکھ لیں۔ ہمارے کوئی میں جو روڈ ز in ہو رہے ہیں بلیلی چیک پوسٹ پر، یعنی چمن سے آپ روانہ ہو جائیں کوئی تک کم سے کم آپ کو پدرہ، میں بیریز کو کراس کرنا ہو گا۔ اب تو تصویر لینا بھی شروع ہو گئی شاختی کا روڈ چیک کرتے ہوئے لائیں گی ہوتی ہیں۔ پھر بھی ہم خوش ہیں کہ ہم ایک آزاد حکومت ہیں آزاد قوم ہیں ملک خداداد پاکستان میں آزادی کدھر ہے؟ آپ یہاں کوئی سے جناح روڈ سے سیٹلا بیٹھ ٹاؤن تک آزادی سے نہیں جاسکتے تو آزادی کدھر ہے۔

**میڈم اسپیکر:** نواب صاحب conclude کریں please

**وزیر پیلک ہیلتھ انجینئر گ:** لہذا میری اس فرادراد پر۔ ہاں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ ٹھیک ہے وہ شاطر لوگ ہیں ہوشیار لوگ ہیں انہوں نے عربوں سے کوئا کام لینا تھا انہوں نے سعود خاندان سے کوئا کام لینا تھا انہوں نے ہمارے politicians سے ہمارے جزیلوں سے کیا کام لینا تھا وہ لے رہے ہیں۔ اور ابھی تک ہم سمجھنیں رہے ہیں آئیں ہم اپنی غلطیوں کا ازالہ کریں ہماری جتنی بھی پولیکل لیڈر شپ ہے ہماری فوجی لیڈر شپ ہے ہماری بیورو کریسی ہے ہمارے جو بھی ہے۔ اپنی توجہ بجائے کسی اور پر اپنے ملک پر پہلے دیں۔ ہم کہتے ہیں کہ فلسطین میں یہ ہو رہا ہے، اپنے گھر میں آپکے شہر میں کیا ہو رہا ہے؟ پوری دنیا بہر سے آپ کی طرف اشارہ کر کے بولتے ہے کہ پاکستان اتنا خطرناک ملک ہے۔ اور اور سے ہم لگے ہوئے ہیں کہ فلاں جگہ پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہاں خود ظلم ہو رہا ہے ہم ایک دوسرے کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ تو محترمہ اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ہمیں اپنے گریبان میں دیکھ کر اپنے آپ کی اصلاح کرنا ہو گی۔ تب جا کے ہمیں کسی اور کے بارے بولنا ہو گا، بڑی مہربانی۔

**میڈم اسپیکر:** thank you - میرے خیال میں ابھی اس کا جی مجھے آپ کی suggestion مل گئی تھی، جی ٹھیک ہے ایوان سے پوچھتی ہوں کہ آیا سے پورے ایوان کی طرف سے مشترکہ مدتی قرارداد کے طور پر منظور کیا جائے؟ مشترکہ مدتی قرارداد پورے ایوان کی طرف سے منظور ہوئی۔ جی شاہدہ صاحبہ۔

**محترمہ شاہدہ روف:** میڈم اسپیکر صاحبہ! آپ کے اس پر یعنی کیا ہے آپ خود جس مجبوری کے تحت یہاں بیٹھی ہوئی ہیں پونے سات ہو گئے۔

**میڈم اسپیکر:** مجھے آپ کی بات سمجھنہ بہیں آئی کہ مجبوری کے تحت there is no مجبوری - please الفاظ آپ ذرا خیال سے استعمال کریں۔

**محترمہ شاہدہ روف:** چاربجے سے مجبوری کے تحت اسلئے بیٹھی ہوئی ہیں میں اسکو explain کر دیتی ہوں۔ چاربجے ہمارا سیشن کا ٹائم تھا پونے سات ہو رہے ہیں، ہم نے اپنی بیکار روانی کو جو start ہونا تھا آپ نے حکومت کے لئے اتنا delay کیا کہ ان کی میٹنگ چل رہی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں شاہدہ صاحبہ! اس چیز کو آپ یہاں discuss نہیں کر سکتی ہیں کہ delay کیا ہے یا کیا کیا۔

**محترمہ شاہدہ روف:** میڈم اسپیکر! نہیں، میں بالکل discuss کر سکتی ہوں کیونکہ ہمارا سارا اجنبذ اپڑا ہے۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں دیکھیں۔ (مداخلت)

**محترمہ شاہدہ روف:** آپ کے مشرز available نہیں ہیں۔ کیا ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آج سیشن ہے؟ اور آج cabinet meeting ٹائم میں رکھنے کی تک بنتی تھی اسپیکر صاحبہ! آپ جس چیز پر بیٹھی ہوئی ہیں آپ کی cabinet of the House ہیں ابھی سارے مشرز آئیں گے یہاں دعویٰ کریں گے august House ہے فلاں ہے۔ یہ ہے وہ ہے۔ ان کو نہیں پتہ کہ اس کو ہم نے کتنی عزت دیتی ہے آپکے اراکین کہاں ہیں مشرز کہاں ہیں آپ کی proceed ہے۔ یہ تک بنتی ہے کوئی سیشن ہے اور اس وقت کی بنیٹ میٹنگ لے کے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ کی وجہ سے ساری کارروائی یہاں pending چل رہی ہے۔ چاربجے سے لے کے ساتھ رہے ہیں، ہمیں یہاں پر صرف اس لئے کہ ہم اس لئے آپکی میں کہتی ہوں کہ یہ زم رو یہ ہے جو آپ حکومت کو بالکل دے رہی ہیں۔ لیکن خدار! آپ یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھیں جو punctual ہیں جو آپ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آیا اس پر ایکشن لے لیں۔

**میڈم اسپیکر:** میرے خیال میں ہم نے اپنی ساری کارروائی پوری کی ہے۔ اگر وہ نہیں آئیں گے تو be that wil وہ آگے چلا جائیگا۔ آپ اور ہم نے اپنی کوئی کارروائی نہیں روکی ہے۔ ہم نے کوئی کارروائی نہیں روکی ہے۔۔۔۔۔

**محترمہ شاہدہ روف:** میڈم! آپ ہاؤس کورولر اور یکو لیشن کے تحت چلا لیں۔ حکومت کا ممبر اٹھ کے یہ کہہ رہا ہے کہ وہ نہیں

سمجھتا ہے کہ آپ کس مجبوری کے تحت ان ساری چیزوں کو اب تک defer کرتی رہی ہیں، اس لئے کہ آپ کے منстр آجائیں، منستر کیوں available نہیں ہیں؟ میڈم کی وجہ سے تو وہ کہیں پر بھی نہیں ہیں، اس وقت آپ کے لئے ہمارے لئے سب سے محترم یہ ہاؤس ہے۔ ڈاکٹر صاحب کھڑے ہوئے ہیں وہ بتائیں گے کہ انہوں نے اپنے tenure کے اندر کیا اس ہاؤس کو وہ نام نہیں دیا جو اس کا بنتا تھا؟

**میڈم اپسیکر:** ٹھیک ہے جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** میڈم اپسیکر! ہم آپ کی رائے کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے ناں کے جواں وقت cabinet کی میئنگ چل رہی ہے، body یعنی cabinet ہے اسی کے مطابق ہم بیٹھے ہوئے ہمارے لیے بہت کابل احترام ہے۔ لیکن بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو cabinet سے ہو کر آتی ہیں اور یہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں یقیناً ہم اس طرح آپ کو مطمئن نہیں کر سکتے ہیں لیکن جو حکومتی پنج پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہم اسی طرح حکومت کا دفاع بھی کر رہے ہیں اور جو ہماری سمجھ میں بھی آ رہا ہے۔ اب دیکھیں ناں! اسکو آپ اس حد تک نہ لیں کہ وہ important نہیں ہیں۔

**محترمہ شاہدہ روف:** ڈاکٹر صاحب! یہ میں نے کب کہا کہ کابینہ ضروری نہیں ہے۔ آپ نے تو اسمبلی کا یہ حال بنارکھا ہے کہ میڈم اپسیکر! آپ کو رم پر ایک نظر ڈالیں۔ ان کا تو کوئم پورا نہیں ہے۔ میں تو نشاندہی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن بات اُس طرف سے چل نکلی ہے۔ میڈم آپ counting کروالیں کہ کوئم پورا ہے یا نہیں؟

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:** دیکھیں آپ میری بات سنیں یا تو آپ کو رم کی نشاندہی کریں۔ وہ آپ کا حق ہے۔

**میڈم اپسیکر:** وہ کرچکی ہیں، جی کو رم count کریں۔ ابھی کوئم کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ rule کے مطابق ہمیں 5 منٹ کے لیے bells بجاتی ہیں۔ ابھی اس قرارداد پر میں نے اپنی رو لنگ بھی دینی تھی۔ نہیں پاس ہو تو گئی لیکن میں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا جو رہ گیا۔

**میڈم اپسیکر:** چونکہ ابھی تک کوئم پورا نہیں ہو سکا ہے اس لیے آئین کے آڑکل 55 کی شق 2 کے تحت جسے آڑکل 127 کے ساتھ پڑھا جائے، عدم کوئم کے باعث اسمبلی کا جلاس بروز مورخہ 11 دسمبر 2017ء وقت سے پہلے تین بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا جلاس شام 06:00 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆